© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث

جلد ۲ | ماہ فروری ۱۹۳۵ء مطابق شوال المکرم ۱۳۵۳ھ ہجری | نمبر ۱۰

NATIONAL MUSLIM
دہلی
کتب خانہ جامعہ اسلامیہ دہلی

تہلکۂ علمیہ

آہ! علم و عمل کا روشن آفتاب غروب ہو گیا!

"موت العالم موت العالم"

گیر بید دشنہ درکف و نیم بر جگر زنید + تا سینہ راز دیدہ فزوں خونچکاں کنید

کون سی آنکھ ہے جو اس زمانۂ قحط الرجال میں ماتم علمی اور غم دینی پر سیلاب اشک نہ بہائے کون سا جگر ہے جو نشتر ہموم و حوادث سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پگھل نہ جائے۔ کون سا دل ہے جو یادگار سلف صالحین و نمونۂ محدثین سابقین کی وفات حسرت آیات پر و فور غم سے خون بنکر صورت اشک نہ بہ پڑے۔

آہ! حضرت العلامہ مولانا عبد الرحمن مبارکپوری شارح ترمذی جو ابھی کل تک دنیا میں بیمثال ہستی بنکر زینت دہ مجالس حدیث تھے آج زیب گوشۂ لحد ہیں۔ وہ جو شب کو شمع انجمن تھے آج صرصر قضا کے ہاتھوں صبح سے پہلے دود خاک نہیں عرش رسیدہ ہیں۔ کیونکہ خدا کی رحمت خاص کی گود نگراں اور منتظر تھی۔ افسوس مرحوم نے حدیث کی عظیم الشان خدمت کا جو اہم سلسلہ شروع کر رکھا تھا یعنی تحفۃ الاحوذی کی تالیف اس میں بھی طباعت کی کچھ کسر رہ گئی۔ رمضان کے قبل دہلی میں آنکھ کا اپریشن کرایا تھا جس سے کچھ فائدہ تو ہو گیا تھا لیکن اس کے بعد ہی اس بیماری کا سلسلہ شروع ہوا جس سے اپنے وطن میں ۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء یوم سہ شنبہ کو بوقت صبح انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا مرحوم کی وفات ایسا حادثہ ہے جس کی اب تلافی ممکن نہیں۔ آپ کی ذات تمام علوم و فنون خصوصاً حدیث میں جس درجہ ماہر اور کثیر المعلومات تھی آپ کے حسن عمل، تقویٰ، اخلاق پاکیزہ کی جو حیثیت تھی اس پر ان چند سطور میں کچھ لکھنا دشوار ہے مختصر یہ کہ ہندوستان ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں وہ آپ اپنی نظیر تھے۔ دار الحدیث رحمانیہ اور یہاں کے مہتمم و مدرسین سے آپ کو خاص تعلق تھا۔ تحفۃ الاحوذی کے سلسلہ میں ہمیشہ دار الحدیث میں قیام فرماتے اور اپنی پر معلومات گفتگو سے ہمیں فیض پہونچاتے۔ ناظرین! علامہ مرحوم کا جنازۂ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ وارض بصیر الباقیات الصالحات والصالحین من المتعلقین اجمعین آمین!

مدیر

© rasailojaraid.com